مرکز نے اس ضمن میں بڑا کام کیا ہے اور کر رہا ہے' جو اپنا تعارف الگ چاہتا ہے' اردن کے پایہ تخت عمان میں جامعہ آل البیت نے 1998ء میں ایک سیمینار منعقد کیا' جس میں تیس مقالات پیش ہوئے' جو سب کے سب قرآن کریم کے تراجم اور ان سے متعلق نکات پر مشتمل تھے' ان کے علاوہ اور بھی کئی ممالک تراجم قرآن' قرآن کریم کے خطی نسخوں' اس سے مسلمانوں کی محبت وعشق کے مظاہر سے متعلق امور پر سیمینار' لیکچر اور نمائشیں منعقد کرتے رہتے ہیں اور کر رہے ہیں۔

2000ء میں سعودی عرب کے مذکورہ بالا مجمع نے ترجمہ قرآں کے ضمن میں پہلا سیمیار منعقد کیا' جس میں سعودی حکومت کی ان خدمات کا ذکر کیا گیا' جو قرآن کریم سے متعلق اب تک وہ سرانجام دے چکی ہے۔ اسی ادارے نے 2002ء کے اپریل میں قرآن کریم کے دنیا کی بیشتر زبانوں میں تراجم پر سیر حاصل بحث وتمحیص کی خاطر ''ترجمہ معانی القرآن الکریم تقویم للماضی وتخطیط للمستقبل'' (قرآن کریم کے تراجم: ماضی پر نظر اور مستقبل کا لائحہ عمل) کے عنوان سے سیمنار منعقد کیا' جس کے درج ذیل مقاصد تھے:

۱۔ دنیا بھر میں ترجمہ' قرآن کے ضمن میں جو کوششیں ہوئی ہیں یا ہو رہی ہیں ان کے بارے میں اطلاع پانا۔

۲۔ ان وسائل کے بارے میں ٹوہ لگانا جو ترجمہ قرآن کریم کو مزید بہتر بنانے اور انہیں ترقی دینے میں ممد ہوں۔

۳۔ قرآن کریم کے تراجم کرنے والے حضرات کے مابین تعارف اور اس ضمن میں معلومات کا آپس میں تبادلہ کا موقعہ فراہم کرنا۔

۴۔ مجمع الملک فهد لطباعة المصحف الشريف کا ان هیئات' شخصیات' مراکز اور اداروں سے واقفیت پیدا کرنا جو قرآن کریم کے تراجم اور دیگر خدمات میں مصروف ہیں۔

ان مقاصد کے حصول کے لئے پانچ محور مقرر کئے گئے:

☆ المحور العامی' یعنی قرآن کریم پر ایک عمومی نظر۔

☆ المحور العقدی والشرعی' یعنی قرآن کریم کے تراجم پر نظر عقیدہ اور مذہب کے نقطہ نظر سے۔

☆ المحور اللغوی' یعنی تراجم قرآن پر نظر بحیثیت لغت اور زبان کی باریکیوں کے۔

☆ المحور التاریخی' یعنی تراجم قرآن پر تاریخی نظر

☆ المحور الدعوی' قرآن مجید کے تراجم' دعوت دین دینے کے نقطہ نظر سے۔

اس کے بعد ان محاور کے پانچ سو نو تک موضوعات بتا دیئے گئے تا کہ سکالر حضرات کو ان کے مطابق اپنے مقالات تحریر کرنے میں سہولیات رہیں۔ ان جملہ موضوعات کی روشنی میں کوئی 63 متخصصین' علماء اور قرآن کریم شناسوں یا ترجمین کے مقالات کا انتخاب ہوا۔ عربی میں لکھے گئے ان مقالات کو بہت خوبصورت انداز میں مجمع نے ایک کثیر تعداد میں چھاپا۔ یہ مقالات 16 اجلاس میں پیش کئے گئے۔ ان اجلاس کے لئے مزید 32 علمی شخصیات مقامی طور

پر صدور اور رپوتاژ کی حیثیت سے مقرر کی گئیں۔ ان جملہ اجلاس میں پیش کردہ مقالات کے عنوانات اجلاس وار درج ذیل ہیں، جن کے لئے دو ہال قائم کئے گئے تھے:

۱۔ پہلے جلسے میں پڑھے جانے والے مقالات (۲۳ اپریل شام 4.45 تا 6.5 پہلا ہال)

''قرآن کریم کے تراجم کے ضمن میں سعودی حکومت کی خدمات''۔ میزبان مجمع کی طرف سے یہ خدمات پوری تفصیل سے پیش کی گئیں۔

''کچھ معروف تراجم قرآن میں سورۂ فاتحہ کا ترجمہ'' از ڈاکٹر زیدان بن علی جاسم، جامعۃ الملک سعود قصیم۔

''ڈچ زبان میں ڈاکٹر فریدلیمہ ہاؤس کے ترجمہ قرآن پر ایک نظر'' از ڈاکٹر سفیان ثوری سریجا۔ ہالینڈ

''بلاشر کے فرانسیسی ترجمہ قرآن کریم پر تنقیدی نظر'' از شیخ فودی سوریا کمارا، غینی، مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف، مدینہ منورہ۔

۲۔ دوسرے جلسے میں پڑھے جانے والے مقالات (۲۳ اپریل شام 4.45 تا 6.5 دوسرا ہال)

''قرآن کریم کے روسی ترجمہ پر ایک تاریخی نظر'' از ڈاکٹر عبدالرحمان بن السید عطیہ، جامعۃ الملک سعود الریاض۔

''برطانوی مستشرق آرتھر آربری کے ترجمہ قرآن پر تنقیدی نظر'' از ڈاکٹر ہیثم بن عبدالعزیز ساب، مدینہ منورہ۔

''ہسپانوی زبان میں قرآن کریم کے تین تراجم کا تقابل'' از ڈاکٹر علی بن ابراہیم منوفی، جامعۃ الملک سعود۔ الریاض۔

''فرانسیسی مستشرق جیک بیرک (Jaques Berque) کے ترجمہ قرآن کریم پر ایک نظر'' از ڈاکٹر حسن بن ادریس غروزی، جامعۃ القرویین، مراکش۔

۳۔ تیسرے جلسے میں پڑھے جانے والے مقالات (۲۳ اپریل، رات 8:45 تا 10:15 پہلا ہال)

''جرمن زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ۔ ایک تاریخی نظر'' از ڈاکٹر مراد ولفریڈ ھوفمن، آشٹن برگ، جرمنی۔

''قرآن کریم کا ترجمہ لسانیات اور ثقافت کے نقطہ نظر سے'' از ڈاکٹر عبدالرحمان بن عبداللہ الجمھور، الریاض

''فرانسیسی زبان میں قرآن کریم کے تین تراجم از: آندریہ شوراکی، ریجیہ خوام اور جیک بیرک پر ایک نظر'' از ڈاکٹر محمد خیر بن محمود البقاعی، جامعۃ الملک سعود الریاض۔

''بلغاری زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ۔ ایک رپورٹ'' از شیخ مصطفیٰ بن علیش حجی، صوفیا، بلغاریہ۔

۴۔ چوتھے جلسے میں پڑھے جانے والے مقالات (۲۳ اپریل، رات 8:45 تا 10:15 دوسرا ہال)

''قرآن کریم کے انگریزی تراجم میں ظاہری مفہوم و مطالب سے دوری، چند آیات کا تقابلی مطالعہ'' از ڈاکٹر احمد بن عبداللہ البنیان، ریاض۔

''قرآن کریم کے سندھی تراجم۔ ایک مطالعہ'' از ڈاکٹر عبدالقیوم بن عبدالغفور سندھی، پاکستانی، مقیم مکہ المکرمۃ۔

''قرآن کریم کے ہسپانوی زبان میں تراجم، ایک فکری مطالعہ'' از ڈاکٹر محمد بن عبدالقادر برادہ، مراکشی، مقیم میڈرڈ۔

''چینی زبان میں قرآن کریم کے تراجم، ایک تاریخی ارتقا'' از شیخ عبداللہ سو جی قاسم، چینی، مقیم الکویت۔

۵۔ پانچویں جلسے میں پڑھے جانے والے مقالات (۲۴ اپریل، صبح 9:00 تا 10:30، پہلا ہال)

''کوریائی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ۔ میرا تجربہ'' از ڈاکٹر چوئی یونگ کیل، سیول، کوریا۔

''ہنگری زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ۔ میرا تجربہ'' از ڈاکٹر احمد عبدالرحمٰن اکفات، پیلنسکی (Pilinsky) ہنگری

''قرآن کریم کے انگریزی تراجم کی اہمیت جانچنے میں میرا تجربہ'' از ڈاکٹر عادل بن محمد عطاالیاس، جدہ، سعودی عرب

۶۔ چھٹے جلسے میں پڑھے جانے والے مقالات (۲۴ اپریل، صبح 9:00 تا 10:30، دوسرا ہال)

''قرآن کریم کا ترجمہ، اس کی حقیقت اور احکام'' از ڈاکٹر علی بن سلیمان العبید، جامعہ الامام محمد بن مسعود الاسلامیہ، الریاض۔

''قرآن کریم کا کسی زبان میں ترجمہ، ترجمہ کہلاتا ہے یا تفسیر؟'' از ڈاکٹر فہد بن عبدالرحمان الرومی، کلیۃ المعلمین، الریاض۔

مذکورہ بالا عنوان کے تحت ایک دوسرے نقطہ نظر سے مقالہ، از ڈاکٹر عزالدین بن مولود البوشیخی، مکناس، مراکش،

۷۔ ساتویں جلسہ میں پڑھے جانے والے مقالات (۲۴ اپریل، صبح 10:45 تا 12:15، پہلا ہال)

''کیا قرآن کریم کی تفسیر دوسری زبانوں میں پہلے کی جائے یا ترجمہ؟ از ڈاکٹر محمد بن عبدالرحمٰن، شائع، جامعہ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ، الریاض۔

''کیا پہلے قرآن کریم کا ترجمہ کیا جائے یا علماء کی جانب سے اس کی تفسیر کا؟'' از ڈاکٹر محمد بن صالح الفغدان، کلیۃ المعلمین، الریاض۔

''قرآن کریم کے تراجم اور عصری چیلنج'' از ڈاکٹر ندیم بن محمد عطاء اللہ الیاس، سعودی مقیم جرمنی۔

''مجمع الملک فهد لطباعة المصحف الشريف کا ویب سائٹ، ایک رپورٹ'' از استاذ علی بن عبداللہ البرناوی، مجمع الملک فهد لطباعة المصحف الشريف مدینہ منورہ۔

۸۔ آٹھویں جلسے میں پڑھے جانے والے مقالات (۲۴ اپریل، صبح 10:45 تا 12:15، دوسرا ہال)

''قرآن کریم کے کچھ انگریزی تراجم، اسلامی نقطہ نظر سے'' از ڈاکٹر وجیہ بن حمد عبدالرحمان، اردنی، مقیم جامعہ الملک عبدالعزیز، مدینہ منورہ۔

''روسی زبان میں قرآن کریم کے تراجم میں عقائد سے متعلق اغلاط'' از ڈاکٹر المیر بن رفائیل کولیف، باکو، جمہوریہ آذربائیجان۔

''تھائی زبان میں قرآن کریم کے تراجم میں عقائد سے متعلق اغلاط'' از ڈاکٹر عبداللہ بن مصطفیٰ نومسوک' پٹانی' تھائی لینڈ۔

''بعض گمراہ فرقوں کی جانب سے قرآن کریم کے تراجم'' از شیخ یوسف الھندانی بن الشافعی السید احمد' مصری' مقیم مجمع الملک فھد لطباعة المصحف الشریف' مدینہ منورہ۔

۹۔ نویں جلسے میں پڑھے گئے مقالات (۲۴ اپریل' شام 4:45 تا 6:15' پہلا ہال)

''تراجم قرآن کریم میں اسلامی اصطلاحات کا تعین'' از پروفیسر محمود بن اسماعیل صالح' الریاض۔

''اسلامی اصطلاحات کا ترجمہ: مشکلات اور ان کا حل'' از ڈاکٹر حسن بن سعید غزالہ' شامی' مقیم جامعہ ام القریٰ' مکہ المکرمہ۔

''قرآن کریم میں وارد اسلامی اصطلاحات کے ترجمہ میں مناہج'' از ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالرحمان الخطیب لبنانی مقیم شارجہ۔ الامارات

''قرآن کریم میں وارد قدیم مذاہب کے اسماء معرفہ کے تعین میں فرانسیسی مترجمین کا طریق کار'' از ڈاکٹر محمد بن محمد الکماضان' طنجہ' مراکش

۱۰۔ دسویں جلسہ میں پڑھے گئے مقالات (۲۴ اپریل' شام 4:45 تا 6:15' دوسرا ہال)

''تراجم قرآن میں إنْ مخففہ کے ترجمہ میں بعض مترجمین کی مسامحات'' از ڈاکٹر ف عبدالرحیم' ہندوستانی' مقیم مجمع الملک فھد لطباعة المصحف الشریف' مدینہ منورہ

''قرآن کریم کے چند اردو تراجم مین لسانی نقطہ نظر'' از ڈیکٹر محمد اجمل ایوب اصلاحی' ہندوستانی' مقیم مرکز البحوث والدراسات الاسلامیہ' الریاض۔

''شاہ ولی اللہ کے فارسی ترجمہ قرآن میں اسم اور فعل سے متعلق بحث' نحو کے نقطہ نظر سے'' از ڈاکٹر حمدی بن ابراہیم حسن' مصری' مقیم الریاض

''قرآن کریم میں ایک ہی لفظ کا مختلف معانی میں ورود۔ ترجمہ میں ایک مسئلہ'' از ڈاکٹر المولودی بن اسماعیل عزیز' مراکشی' مقیم مکہ المکرمہ۔

۱۱۔ گیارہویں جلسے میں پڑھے گئے مقالات (۲۴ اپریل' رات 8:45 تا 10:15' پہلا ہال)

''انگریزی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کرتے وقت بعض لسانی مشکلات'' از ڈاکٹر عبداللہ بن حمد الحمیدان' جامعہ الملک سعود' الریاض و ڈاکٹر عبدالجواد بن توفیق محمود

''قرآن کریم کے ترجمہ کی زبان کیسی ہو؟ از ڈاکٹر محمود بن عبدالسلام عزب' جامعہ الازہر' مصر

''ملیباری زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ' تاریخ و ارتقائی مراحل'' از ڈاکٹر محمد اشرف بن علی ملیباری' ہندوستانی' مقیم جامعہ اسلامیہ' مدینہ منورہ۔

''کردی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ' تاریخ وارتقائی مراحل'' از استاد محسن بن محمد صابر جوامیر' مولنڈل (Molandal) 'سویڈن

۱۲۔ بارھویں جلسے میں پڑھے گئے مقالات (۲۴ اپریل' رات 8:45 تا 10:15' دوسرا ہال)

''پرتگالی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ' تاریخ وارتقائی مراحل'' از ڈاکٹر حلمی بن محمد ابراہیم نصر' مصری' مقیم جامعہ سان پاولو' برازیل۔

''ترکی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ' تاریخ و ارتقائی مراحل'' از ڈاکٹر صدرالدین بن عمر کوموش' کلیۃ الالہیات جامعہ مرمرۃ' استنبول۔

''فارسی زبان میں قرآن کریم کے تراجم' تاریخ و ارتقائی مراحل'' از ڈاکٹر عبدالغفور بن عبدالحق بلوچ' پاکستانی' مقیم مجمع الملک فھد لطباعة المصحف الشریف' مدینہ منورہ۔

''قرآن کریم کا امری زبان میں ترجمہ۔ایک رپورٹ'' از شیخ عبدالصمد بن احمد مصطفیٰ عثمانی' ایتھوپیا' مقیم ریاض

۱۳۔ تیرھویں جلسے میں پڑھے گئے مقالات (۲۵ اپریل' صبح 9:00 تا 10:30' پہلا ہال)

''روسی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ' تاریخی رپورٹ'' از ڈاکٹر سعید بن ھبۃ اللہ کامیلیف' معہد الحضارۃ الاسلامیۃ' ماسکو

''سویڈش زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ' تاریخی رپورٹ'' از استاد محمد قنوت ساتہ برستروم' سویڈش' مقیم العرائش' مراکش

''البانوی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ۔تاریخی مراحل'' از ڈاکٹر شوکت محرم کراسنقی' بریشتینا' کوسوو۔

''یوربا زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ۔تاریخی وارتقائی مراحل'' از ڈاکٹر عبدالرزاق بن عبدالمجید الارد۔ فارغ التحصیل از جامعہ اسلامیہ' مدینہ منورہ۔

''بنگالی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ' تاریخ وارتقائی مراحل'' از شیخ ابوبکر محمد زکریا' بنگلہ دیشی' مقیم جامعہ اسلامیہ' مدینہ منورہ۔

۱۴۔ چودھویں جلسے میں پڑھے گئے مقالات (۲۵ اپریل' صبح 9:00 تا 10:30' دوسرا ہال)

''قرآن کریم کے تراجم' خطی صورت میں اور ان کی اہمیت'' از ڈاکٹر اکمال الدین احسان اوغلو' ارسیکا' استنبول۔

''قرآن کریم کے اردو تراجم' تاریخی وارتقائی مراحل'' از ڈاکٹر احمد خان' مرکز حمایت المخطوطات العربیہ' اسلام آباد۔

''بلقان میں قرآن کریم کے تراجم۔ تاریخی مراحل پر رپورٹ'' از شیخ حسن بن رمضان جیلو' سکوپی (Skopje) مقدونیہ

''ملاوی زبان میں قرآن کریم کے تراجم۔ارتقائی مراحل پر رپورٹ'' از شیخ خالد بن ابراہیم بتیلا' بلنغائر (Blangyre)' ملاوی

۱۵۔ پندرہویں جلسے میں پڑھے گئے مقالات (۲۵ اپریل صبح 10:45 تا 12:15' پہلا ہال)

''قرآن کریم کا ترجمہ اور مستشرقین' تاریخی نظر'' از ڈاکٹر محمد مہر علی' بنگالی' مقیم ایسکس (Essex) برطانیہ

''عبرانی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ' تاریخی وتنقیدی نظر'' از ڈاکٹر محمد خلیفہ بن حسن احمد' مصری' جامعہ القاہرہ۔

''قرآن کریم کے تراجم میں مستشرقین کے مناھج' ایک تنقیدی نظر'' از ڈاکٹر عبدالراضی بن محمد عبدالمحسن 'مصری' جامعہ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ' الریاض

''مستشرقین کی طرف سے قرآن کریم کے تراجم۔محرکات اور خطرات'' از ڈاکٹر محمد بن حمادی الفقیر التمسمانی' طنجہ مراکش۔

۱۶۔ سولہویں جلسے میں پڑھے گئے مقالات (۲۵ اپریل صبح 10:45 تا 12:15' دوسرا ہال)

''غیر مسلموں کے لئے قرآن کریم کے تراجم' سعودی حکومت کی خدمات'' از ڈاکٹر عبدالرحیم بن محمد المعتدوی' جامعہ اسلامیہ' مدینہ منورہ

''غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دینے میں قرآن کریم کے تراجم کا کردار'' از ڈاکٹر عبداللہ بن ابراہیم الحمیدان' جامعہ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ' الریاض۔

''دعوت اسلام کے میدان میں استعمال کئے جانے والے قرآن کریم کے ترجمہ کی خصوصیات'' از ڈاکٹر ابراہیم بن صالح الحمیدان' جامعہ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ۔الریاض۔

''قرآن کریم کے تراجم کی انٹرنیٹ پر تشہیر۔اسلام کی طرف دعوت میں اس کی اہمیت'' از ڈاکٹر فہد بن محمد المالک' کلیۃ الملک فہد الامینۃ' الریاض۔

ان مقالات کو بے حد توجہ اور انہماک کے ساتھ سنا گیا بلکہ مقررین سے کئی کئی سوالات بھی پوچھے گئے ان سامعین میں مدینہ منورہ کے علاوہ دیگر شہروں سے بھی معتد بہ حضرات تشریف لائے تھے' ان کی دلچسپی کا یہ عالم تھا کہ بعض اوقات ہال میں سامعین کے لئے کرسیاں کم پڑ جاتیں اور انہیں ہال کے دروازہ تک کھڑا رہنا پڑتا۔ جامعہ اسلامیہ کے طلباء بھی بکثرت موجود تھے۔

اس موقع پر قرآن کریم سے متعلق ایک نمائش کا اہتمام بھی اسی ہوٹل یعنی شیرٹن میں کیا گیا تھا' جس میں مدینہ منورہ کے بڑے بڑے کتب خانوں کے علاوہ ملک بھر کی قابل ذکر لائبریریوں سے قرآن کریم کے تراجم کے مطبوعہ اور قلمی نسخوں کی نمائش کی گئی تھی۔ نمائش والے دروازے کے سامنے میں قرآن کریم کے ایک بہت بڑی سائز میں نسخے

کی فوٹو، جو اصل سائز کے برابر تھی، رکھی گئی تھی، قرآن کریم کا یہ نسخہ 80x142.5 سم کے سائز میں 154 کلوگرام وزن میں ہے جو کسی غلام محی الدین نے 1240ھ میں بے حد عمدہ نسخ میں لکھا ہے۔ بین السطور فارسی ترجمہ بھی دیا، مگر غالباً پورے قرآن میں ترجمہ درج نہیں ہے۔ ان صاحب نے یہ نسخہ حرم شریف مدینہ منورہ کے کسی کتب خانے میں محفوظ کرایا تھا، جو اس وقت حرم نبوی ہی میں مکتبہ الملک عبدالعزیز کی زینت بنا ہوا ہے۔ میرے خیال میں یہ نسخہ پاک و ہند کے مذکورہ بالا غیر معروف کاتب کا کمال ہے۔ میرے خیال کی تائید کاتب کا نام اور اتنی بڑی سائز میں لکھنے کا یہاں مروج انداز بھی کررہا ہے۔ اگر کبھی اس نسخے کو زیادہ تفصیل سے دیکھنے کا موقعہ ملا تو مکمل معلومات کا دستیاب ہونا ممکن ہے۔ اس نمائش میں کوئی تیس کے قریب اداروں کے کتب خانوں نے حصہ لیا تھا۔

تین دن تک بھرپور اجلاسوں کے بعد 25 اپریل رات نو بجے اختتامی اجلاس ہوا۔ جس میں اس سیمینار کی قراردادیں پیش ہوئیں۔ ان قراردادوں میں سعودی حکومت اور مجمع الملک فهد لطباعة المصحف الشریف کے شکریے کے ساتھ قرآن کریم کے تراجم کے ضمن میں ان کی خدمات کو سراہا گیا اور اس میدان میں مزید کام کرنے کے لئے درج ذیل تجاویز پیش کی گئیں:

☆ یہ سیمینار اس امر کی شدت سے ضرورت محسوس کرتا ہے کہ غیر عربی دان مسلمانوں میں عربی زبان کی تعلیم عام کی جائے تاکہ وہ قرآن کریم کو صحیح طور پر پڑھنے کے ساتھ ساتھ اسے براہ راست سمجھ بھی سکیں اور یوں انہیں غلط سلط قسم کے تراجم سے نجات مل جائے۔

☆ مجمع الملک فهد مطباعة المصحف الشریف میں اس امر کی سعی کی جائے کہ شروع سے لے کر آج تک جس قدر قرآن کریم کے ترجم، اس میدان میں ریسرچ یا جو بھی خدمات ہوئی ہیں، یا ہو رہی ہیں، یا آئندہ ہوں گی جس میں کمپیوٹر، انٹرنیٹ وغیرہ کے پروگرام بھی شامل ہیں، ان سب کی جامع معلومات یکجا کی جائیں۔

☆ دنیا کی جن زبانوں میں جس قدر قرآن کریم کے تراجم آج تک ہو چکے ہیں ان کے بارے میں زبان وار ببلوگرافی مرتب کی جائے جس میں مکمل معلومات، ترجمہ کرنے والے کے عقائد کی رو سے جو کم یا زیادہ کیا گیا ہے اس کی نشاندہی بھی کی جائے۔

☆ مجمع میں تراجم القرآن سے متعلق کمیٹی نے جو درج ذیل قواعد وضوابط بسلسلہ ترجمہ قرآں مقرر کر رکھے ہیں، جملہ مترجمین کو ترجمہ کرتے وقت ان کا خیال رکھنا چاہیے:

ا۔ ترجمہ قرآن پر ایک مقدمہ لکھا جائے جس میں اسلام کے اصول ومبادی کی تشریح موجود ہو۔

ب۔ ترجمہ کرتے وقت یا تفسیر لکھتے وقت شخصی اجتہادات، فلسفیانہ آراء اور مذہبی شخصی رجحانات دینے سے اجتناب کیا جائے۔

ج۔ قرآں کریم میں مکرر آمدہ کلمات کا ترجمہ حتی الوسع ایک ہی کیا جائے الا یہ کہ وارد ہونے والے مقام پر اس کا مفہوم اگر بدل رہا ہے تو سیاق وسباق کے مطابق کیا جائے۔

د۔ ترجمہ کرتے وقت آیات قرآنیہ کے مفہوم میں کسی قسم کی زیادتی یا کمی نہ کی جائے۔

ہ۔ قرآن کریم کے جملہ مفہوم کا ترجمہ کیا جائے' نہ کہ لفظی ترجمہ ہو۔

ر۔ جن اسلامی اصطلاحات کا ترجمہ کسی زبان میں غیر ممکن ہو انہیں بجنسہ ترجمے میں اصل الفاظ وصورت میں قائم رکھا جائے' جیسے صلاۃ' زکوٰۃ' حج' عمرہ وغیرہ' مگر انکی مکمل شرح ایک ملحق کی صورت میں ترجمے کے آخر میں لگادی جائے

ز۔ ترجمہ آیات کے مقابل صفحہ پر لکھا جائے نہ کہ بین السطور ہو۔

ح۔ ترجمہ کی تشریح یا دیگر توضیحات' ترجمہ والے صفحہ کے نیچے لکھی جائے نہ کہ اس کا دائیں بائیں۔

ط۔ ترجمہ کرتے وقت اسلامی تعبیرات و اصطلاحات کا پورا پورا التزام کیا جائے اور دیگر مذاہب کی ایسی اصطلاحات سے اجتناب کیا جائے۔

ی۔ ترجمہ کرتے وقت معاصر زبان کا التزام کیا جائے نہ کہ اس زبان کی قدیم صورت کا۔

ل۔ ترجمہ کرتے وقت مخاطب کا خاص طور پر دھیان رہے۔

م۔ غیر مسلم حضرات کیلئے قرآن کریم کا ترجمہ کرتے وقت دعوت اسلامی کے اصولوں کا بھی خیال رکھا جائے۔

☆ ترجمہ قرآں کے آخر میں انڈکس بنا کر قاری کے لئے اپنے مطلوب تک بہت جلد پہنچنے کی سہولت پیدا کی جائے تا کہ وہ اس کی مدد سے اپنے علمی کام با آسانی کر سکے۔

☆ محرف شدہ اور بدنیتی پر مبنی تراجم قرآں کے خطرات سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔ نیز یہ کہ ایسے تراجم کو دنیا سے ختم کرنے اور ان کی جگہ صحیح اور درست تراجم قرآن لانے کی سعی سے مسلمانان عالم کو آگاہ کیا جائے۔

☆ اس سیمینار میں شریک حضرات علماء مراکز اور علمی اداروں سے ملتمس ہیں' کہ وہ قرآن کریم کے حصہ اول تراجم میں وارد اغلاط' اوہام اور غیر مناسب کلمات کی گرفت میں کسی قسم کی لاپرواہی نہ برتیں۔

☆ اس امر کے خطرات سے آگاہ کرتے ہوئے یہ سیمینار خبردار کرتا ہے کہ براہ راست نص قرآنی سے ترجمہ کرنے کی بجائے ترجمہ سے ترجمہ یا نا قابل اعتبار مآخذ کی مدد سے ترجمہ ہرگز نہ کیا جائے۔

☆ ہم اس امر کی پرزور سفارش کرتے ہیں کہ جدید الیکٹرانک وسائل خاص طور پر انٹرنیٹ کو صحیح تراجم قرآن اور محرف تراجم کے خطرات سے آگاہ کرنے کا زیادہ سے زیادہ وسیلہ بنایا جائے۔

☆ یہ سیمینار اس ضرورت کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ ان مراکز اسلامی کی حوصلہ افزائی کی جائے جو اپنے ممبران کو متداول تراجم پر ملاحظات لکھنے کی تاکید کریں اور انہیں اپنے استعمال میں لائیں' تا کہ مستقبل میں ترجمہ کرنے والے

حضرات ان سے استفادہ کر سکیں۔ جیسا کہ مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف کا مرکز الترجمات کر رہا ہے۔

☆ اس سیمنیار کی وساطت سے ہم اسلامی جامعات سے درخواست کرتے ہیں کہ اپنے ہاں تراجم کے شعبے قائم کریں' تا کہ ان سے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء ترجمہ کے میدان میں ماہر ہوں اور وہ مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم سرانجام دینے کے اہل ثابت ہوں۔

☆ اس سیمنیار کی وساطت سے ہم تجویز پیش کرتے ہیں کہ ایک مجلّہ نکالنے کی سعی کی جائے جس میں ترجمہ قرآں کے مباحث' ترجمہ کرنے کے بہترین طریقے اور وسائل سے متعلق مقالات ہوں' نیز اس میں حصہ اول تراجم میں موجودہ اغلاط و نقائص سے بھی آگاہ کیا جائے۔ مزید برآں اس میں دشمنان اسلام کی طرف سے کئے گئے تراجم میں وارد تحریفات سے آگاہی کا بندوبست بھی ہو۔

☆ قرآن کریم کے تراجم سے متعلق حضرات اور اداروں کے آپس میں تعاون پر یہ سیمینار تاکید کرتا ہے کہ تا کہ انفرادی یا اداروں کے مفید تجربات سے اس میدان میں کما حقہ استفادہ کیا جاسکے۔

☆ ہم اس امر کی ضرورت کو شدت سے محسوس کرتے ہیں کہ جن زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم ابھی تک نہیں ہو پائے یا اچھے ترجمے میسر نہیں آئے' ان کی ایک مکمل لسٹ بنائی جائے اور پھر اس خلا کو مجمع الملک فہد کے تجربات اور قواعد و ضوابط کی روشنی میں پُر کرنے کی سعی کی جائے۔

☆ اس بات کا پورا پورا التزام رہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ کرتے وقت نص قرآنی کو ترجمہ کے ساتھ رکھا جائے یعنی صرف ترجمہ قرآن ہرگز الگ نہ چھاپا جائے۔

☆ عربی سے دیگر زبانوں میں ڈاکشنریاں مرتب کی جائیں جن میں قرآنی اصطلاحات کا بہت بہتر طریقے سے تعین کیا گیا ہو' تا کہ مترجمین قرآن ان سے استفادہ کر سکیں۔

☆ قرآن کریم کے تراجم' ان سے متعلق تحقیقات (Studies) کے بارے میں وقتاً فوقتاً سیمنیار کا انعقاد ہوتے رہنا چاہیے' تا کہ مترجمین کو جو مشکلات پیش آتی رہتی ہیں' ان کا اس ذریعے سے بروقت حل ملتا رہے۔

مذکورہ سیمینار کے لئے کوئی ایک سال سے تیاری ہو رہی تھی' پہلے یہ سیمنیار فروری 2002ء میں منعقد ہونا قرار پایا' مگر بعض مجبوریوں کی بنا پر اسے اپریل (۲۳ تا ۲۵) میں لے جانا پڑا۔ میں چند عزیزوں کے اصرار پر قبل از وقت ہی سعودی عرب روانہ ہو گیا' اور ۱۹ اپریل شام کے وقت جدہ پہنچا' دو دن وہاں قیام کرنے کے بعد ۲۱ تاریخ کو مدینہ منورہ بذریعہ ہوائی جہاز عصر کے قریب پہنچا اور ہوائی اڈہ سے سیدھا شرٹن ہوٹل میں لایا گیا۔ مجھ سے قبل اس سیمنبار میں شمولیت کی خاطر صرف ایک صاحب ڈاکٹر سعید بن ھبۃ اللہ کاملیف' جو ماسکو کے معہد الھدارۃ الاسلامیہ کے ڈائریکٹر ہیں' پہنچ چکے تھے' ہوٹل میں دیگر استقبالیہ کے علاوہ ڈاکٹر ف۔ عبدالرحیم ملے' جو جنوبی ہندوستان سے تعلق رکھتے ہیں اور

ایک عرصہ سے مدینہ منورہ میں علمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اگلے روز ہماری خواہش پر مجھے اور ڈاکٹر کامیلیف صاحب کو مجمع الملک فہد للطباعۃ المصحف الشریف ' جو اس سیمینار کا میزبان ہے' دکھایا گیا' مجمع میں علمی شخصیات سے ملاقات کے علاوہ جو چیز دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے' وہ مجمع کا پریس ہے' جدید ترین مشینوں کا حامل یہ پریس کوئی آٹھ دس کنال کے رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ مشینوں کی ترتیب' نظام کار اور کارکنوں کی بہتر کارکردگی دیکھنے کے قابل ہے۔ سب حضرات بے حد سکون اور خاموشی کے ساتھ اپنے اپنے کام میں مصروف نظر آتے ہیں اس پریس کے کام کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے' کہ اس تھوڑے سے عرصے میں اب تک اس مطبع سے کوئی ۱۸۰ ملین سے زیادہ معراء اور مترجم قرآن کریم کے نسخے چھپ چکے ہیں' طباعت کی عمدگی' قرآن کریم کی خوبصورتی اور صحت لفظی کا اتنا بلند معیار ہے کہ کسی جگہ آپ انگلی نہیں اٹھاسکتے اور نہ ہی کسی زیر زبر کا کوئی فرق نظر آتا ہے۔

اس پریس سے ملحقہ عمارت میں قرآن کریم کے صوتی ریکارڈ کا ایک الگ انتظام کیا گیا ہے۔ بہت ہی جدید قسم کے ریکارڈز کا ایک بہترین نظام کار رکھا گیا ہے۔ سردست سعودی عرب کے معروف ومشہور قرء کی آواز میں قرآن کریم ٹیپ کے علاوہ سی' ڈی (CD) پر ریکارڈ کیا جارہا ہے۔ کسی مرحلے میں قرآن کریم کے تراجم بھی اسی انداز سے ریکارڈ کئے جائیں گے۔

۲۳ اپریل ۲۰۰۲ء کو تراجم قرآن کریم کے بارے میں اس سیمیار کا صبح دس بجے امیر منطقہ جناب عزت مآب مقرن بن عبدالعزیز کے خوبصورت خطاب سے افتتاح ہوا۔ اس موقع پر معالی الشیخ صالح بن عبدالعزیز وزیر مذہبی امور واوقاف اور دعوت وارشاد نے قرآن کریم کے تراجم کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور اس ضمن میں سعودی حکومت کی آئندہ ترجیحات سے متعلق خطاب کیا۔ کوئی گیارہ بجے کے قریب تراجم قرآن سے متعلق نمائش کا افتتاح بھی عزت ماب مقرن بن عبدالعزیز کے ہاتھوں ہوا۔

اس نمائش کے بعد ہمارے دوست ڈاکٹر محمد ایوب اصلاحی جو اس سیمینار میں بحیثیت مہمان شریک ہیں' مجھے جامعہ اسلامیہ' جہاں وہ ایک طویل عرصہ تک تدریسی خدمات سرانجام دے چکے ہیں' لے گئے' جامعہ دکھانے اور میری دلچسپی والی شخصیات سے ملاقات کے بعد وہاں ہم نے اسلامی مطبوعات کی ایک نمائش دیکھی' جہاں اس امر کا شدت سے احساس ہوا کہ کسی قدر تیزی کے ساتھ یہ مطبوعات عرب دنیا میں نکل رہی ہیں' مگر ہم ان سے بے خبر ہیں' کئی نئی مطبوعات اور کئی پرانی مطبوعات نئے انداز سے تحقیقی طور پر اور خوبصورتی کے لحاظ سے چلی آرہی ہیں' اور ہر پبلشر ایک دوسرے سے سبقت لے جانا چاہتا ہے' اس نمائش میں سعودی عرب کے علاوہ بیروت' مصر شام وغیرہ کے پبلشرز نے بھی حصہ لیا تھا۔

آج دوپہر کا کھانا وزیر مذہبی امور' اوقاف اور دعوت وارشاد کی طرف سے شیرٹن ہوٹل ہی میں تھا' جو بہت

پر تکلف اور عربوں کی مہمان نوازی کا آئینہ دار تھا۔

۲۴ اپریل کو بھرپور آٹھ اجلاس ہوئے' انہی کے درمیان ظہر کی نماز کے لئے حرم نبوی گئے تو حرم شریف سے بالکل متصل مکتبہ الملک عبدالعزیز کے لائبریرین جناب ڈاکٹر عبدالرحمان بن سلیمان المزینی نے جو مجھے اپنے ساتھ لے گئے تھے' نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی لائبریری دکھائی۔ یہ کتب خانہ مدینہ منورہ میں بہت اہمیت کا حامل ہے اس میں عارف حکمت' محمودیہ' اور مدینہ منورہ کی کئی عوامی لائبریریوں کے علاوہ چھوٹے بیس سے زیادہ مجموعہ ہائے کتب و مخطوطات جمع ہو گئے ہیں' یہاں پر مخطوطات کا ایک بڑا ذخیرہ یکجا ہو گیا ہے۔ میں نے اپنی تیار کردہ فہرست المخطوطات کی فہرستیں چاہیں' جن کا وعدہ کیا گیا' کتب خانہ دیکھتے دیکھتے اس کا وقت ختم ہو چکا تھا' جس کا ہر چند احساس نہ ہوا' مگر جناب المزینی صاحب نے مجھے روکے رکھا اور آخر میں عارف حکمت والا مجموعہ دکھایا' مخطوطات کو بہت اچھے انداز میں محفوظ کیا گیا ہے' اور اب فن وار جملہ مخطوطات کی فہارس تیار ہو رہی ہیں' مجھے بتایا گیا کہ فن حدیث سے متعلق فہرست مرتب ہو چکی ہے اور جلد طبع ہو کر منظر عام پر آ جائے گی۔

اسی دن نماز عصر کے بعد موقع کو غنیمت جانتے ہوئے ہم نے ڈاکٹر محمد شفاعت ربانی کے فرزند ارجمند محمد عمر ان کے ہمراہ جناب محمد عبدالرزاق الصائغ سے سے' جو اندرون حرم نبوی کے کتب خانے میں مخطوطات کے انچارج ہیں' ملاقات ہوئی انہوں نے اپنے ذخیرہ مخطوطات کی تفصیلی سیر کرائی' اور مخطوطات کی حفاظت اور جلد بندی کے لئے جو عمدہ بندوبست کیا گیا ہے' وہ بھی دکھایا' نماز مغرب تک یہیں مصروفیت رہی' نماز کے بعد جناب ڈاکٹر شفاعت ربانی صاحب مجھے مدینہ منورہ کے کچھ آثار دکھانے کیلئے لے گئے۔ جن میں مسجد قباء مسجد جمعہ' جنۃ البقیع' حضرت ابوذر غفاریؓ کا باغ وغیرہ شامل ہیں۔

۲۵ اپریل دن کے وقت ٹی وی کے دو چینلز کو ایک انٹرویو دیا جس میں اردو زبان کی قرآن وحدیث کے حوالے سے خدمت اور پاکستان میں عربی مخطوطات کی اہمیت سے متعلق بات کی گئی۔ اسی جلسے کے آخر میں سیمینار کی قراردادیں پیش ہوئیں۔

اس امر کا میزبان ادارے نے بہت عمدہ انتظام کر رکھا تھا کہ جملہ نمازوں کے اوقات میں ادائیگی نماز کے لئے ایک کوسٹر نماز سے چند منٹ قبل ہمیں حرم نبوی لے جاتی' اور نماز کے بعد واپس ہوٹل پہنچا دیتی تھی' علاوہ بریں جمعہ ۲۶ اپریل کو تمام مہمانوں کے لئے نماز جمعہ کا حرم نبوی میں ایک اچھا انتظام کیا گیا تھا۔

میں عمرہ کی سعادت سے سرفرازی چاہتا تھا' جسکا انتظام جناب ڈاکٹر محمد شفاعت ربانی صاحب نے ۲۵ اپریل پہلے وقت سے کر دیا تھا' اس روز یعنی جمعرات کو پچھلے پہر ایک ائرکنڈیشنڈ کوچ سے دیگر مدنی ہمراہیوں کی معیت میں مکہ مکرمہ روانہ ہو گیا' رات عشاء کے قریب ہم مکہ مکرمہ میں پہنچ گئے' ہر چند کہ عزیزوں نے یہاں بھی بہت زور لگایا کہ

ان کے گھر چلوں' مگر میں نے وہ رات غنیمت جانتے ہوئے حرم شریف ہی میں عبادت میں مصروف رہ کر گزاری۔ صبح ۲۶ اپریل جمعہ کا دن سارا حرم شریف میں رہا' جمعہ کے بعد عزیزوں نے کچھ تحائف سے نوازا اور نماز عصر کے بعد ہم واپس مدینہ منورہ روانہ ہو گئے' رات ہوٹل میں کوئی گیارہ بجے واپس پہنچ گئے تھے۔ تقریباً سارے مہمان ہوٹل سے روانہ ہو چکے تھے' میں نے بھی اجازت چاہی اور اپنے دوست احباب شفاعت ربانی صاحب کے اصرار پر انکے گھر چلا آیا

۲۷ اپریل شام کو میری مدینہ سے ریاض اور پھر ۲۸ تاریخ صبح ریاض سے اسلام آباد روانگی تھی اس لئے ۲۷ کا دن ڈاکٹر ربانی صاحب کے ساتھ ہی گزرا' نماز عصر کے بعد کا وقت جناب ڈاکٹر محمد الیاس صاحب نے میرے لئے مختص کر رکھا تھا اور ان کے پروگرام میں انہوں نے مجھے مدینہ منورہ کے کئی تاریخی اور قدیم آثار دکھانے تھے۔ جناب ڈاکٹر الیاس صاحب آثار قدیمہ کے ماہر ہیں' اس میدان میں ان کی حد سے زیادہ تالیفات منظر عام پر آچکی ہیں۔ انہوں نے تھوڑے سے وقت میں جو عصر سے مغرب تک تھا' مسجد الشیخین' مسجد مستراح' جبل العینین' مقابر شہداء اُحد' جبل احد وہ غار جس میں غزوہ احد کے وقت آنحضرت ﷺ نے پناہ لی تھی اور صحابہ تیروں کی بارش کے سامنے ڈھال بنے رہے' وہیں مسجد الفسح' پھر مسجد قبلتین' مسجد الفتح' مسجد سجدہ' مسجد الاجابۃ' مسجد بنو ظفر' مسجد بنی قریظہ اور ماریہ قبطیہ کے گھر کے پاس سے گزرتے ہوئے ہم آنحضور ﷺ کے یہودی جانی دشمن (اس وقت نام یاد نہیں آرہا) کے گھر تک گئے' جو مدینہ سے باہر واقع ہے۔ مغرب ہو رہی تھی' کہ واپس حرم نبوی میں پہنچ گئے۔ جناب ڈاکٹر الیاس صاحب اور بھی آثار دکھانے کا ارادہ رکھتے تھے مگر چونکہ اسی رات ریاض سے فلائٹ روانہ ہونی تھی' اس لئے باقی آثار رہ گئے۔ ہاں البتہ نماز مغرب کے بعد ڈاکٹر الیاس صاحب مرکز بحوث و دراسات المدینۃ المنورہ ہمیں لے گئے جو حرم کے قریب ہی ہے۔ یہ مرکز مدینہ منورہ کی تاریخ سے متعلق ہر قسم کی معلومات جمع کر رہا ہے اور ابھی حال ہی میں قائم ہوا ہے۔ اس مرکز کی اٹھان سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت تیزی کے ساتھ مدینۃ الرسول سے متعلق مواد جمع کر لے گا۔

اس کے بعد ہم نے نماز عشاء حرم نبوی میں ادا کی اور ائیرپورٹ کی طرف روانہ ہو گئے۔ مسجد نبوی اب وسعت کے اعتبار سے بہت عمدہ ہو گئی ہے۔ اس میں مختلف عہدوں کی بناوٹ کو الگ الگ کرتے ہوئے ایک یونٹ میں پوری عمارت نظر آتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے عہد کی مسجد' پھر اس میں خلفاء و صحابہ کے عہد میں جو اضافہ ہوا' اس کی الگ نشاندہی' ترکوں کے دور میں جو اضافے یا تبدیلیاں ہوئیں' ان سب اضافوں کا الگ الگ ستونوں پر اندراج کر کے تعین کر دیا گیا ہے۔ اندر اور باہر روشنی کا بہت عمدہ نظام ہے' جگہ جگہ نمازیوں کی سہولت و رہنمائی کی خاطر تین زبانوں (عربی' اردو' ترکی) میں ہدایات درج ہیں۔

سیمینار کے دوران بہت سے دوستوں سے ملاقات رہی ان میں سعودی بھی تھے اور پاکستانی بھی' علاوہ بریں ایشیائی اور یورپی ممالک کے کئی محققین اور قرآن شناسوں سے تبادلہ خیال ہوتا رہا۔